DOI: https://doi.org/10.52015/albasirah.v12i01.165

Al-Basirah البصیرۃ

Volume: 12, Issue: 01 (Jan-Jun 2023)

https://albasirah.numl.edu.pk pISSN: 2222-4548 eISSN: 2520-7334

جنس میں تبدیلی اور اس کے فسخِ نکاح پر اثرات

Gender Change and its Impact on Nikah

Dr. Abdul Hameed[1] Dr. Abdul Hannan Hamid[1]

[1.] Lecturer, Department of Fatwa Studies, Shariah Academy, IIUI. **Email:** a.hameed@iiu.edu.pk

[2.] Assistant Professor, Department of Seerah and Islamic History, IIUI, **Email:** abdul.hannan@iiu.edu.pk

Received: Jan 10, 2023 | Revised: Jun 20, 2023 | Accepted: Jun 25, 2023 | Available Online: July 28, 2023

ABSTRACT

This research paper examines the complex issue of gender change and its implications on Nikah, the Islamic marriage contract. By analyzing Islamic legal sources, scholarly opinions, and contemporary discussions, the study explores the challenges and considerations arising from individuals undergoing gender transition and their desire to enter into or maintain a Nikah. The research examines different schools of thought within Islamic jurisprudence and their varying interpretations on the permissibility and validity of marriages involving individuals who have undergone gender reassignment. It delves into the fundamental principles of Nikah, such as the importance of consent, compatibility, and the preservation of legal rights and responsibilities. Furthermore, the paper explores the ethical and social dimensions surrounding gender transition within an Islamic framework, addressing questions related to identity, biological sex, and the concept of "gender at birth." The study also investigates the perspectives and experiences of Muslim communities and religious authorities on this matter, considering the need for compassion, inclusivity, and the protection of individual rights. Additionally, the paper examines the potential legal and societal implications of recognizing gender change within the context of Nikah, including inheritance rights, family law, and the overall functioning of Islamic marital institutions. The findings of this research shed light on the complexities surrounding gender change and its impact on Nikah, providing a comprehensive understanding of the diverse perspectives within Islamic discourse. The research contributes to the ongoing discussions on gender, identity, and marriage in contemporary Muslim societies, emphasizing the need for compassionate and informed approaches to address the unique challenges posed by gender transition within an Islamic legal and ethical framework.

Keywords: Islamic Jurisprudence, Islamic Law, Medical science, same sex Marriage, gender conversion in Islam.

Funding: This research received no specific grant from any funding agency in the public, commercial, or not-for-profit sectors.

Correspondence Author's Email: a.hameed@iiu.edu.pk

This work is licensed under a **Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)**

1.تعارف

میڈیکل سائنس نے پچھلی دو صدیوں سے ہماری زندگی کو عموماً اور اس بیسویں صدی میں خصوصی طور پر متاثر کیا ہے ۔اس ترقی کی وجہ سے ایسی ایسی ایجادات اس دنیا میں رونما ہوئی ہیں کہ نوع انسانی نے ایسا کبھی سوچا بھی نہیں ہو گا۔ کل جو بیماریاں لا علاج تھیں آج اسی ترقی کی وجہ سے ان کا علاج ہونا آسان ہو چکا ہے۔ترقی کا یہ دائرہ محدود نہیں بلکہ قومی اور بین الاقوامی سطح پر طب کے شعبے میں مختلف صنعتی اداروں کے درمیان نت نئی ایجادات و اختراعات کی دوڑ میں سبقت لے جانے کی وجہ سے وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ان اختراعات اور ان کے اثرات نے انسانی بدن ، شخصیت اور اس کے رویے کو خصوصی طور پر اور معاشرے میں رہنے والے افراد کے رویوں کو عمومی طور پر متاثر کیا ہے۔اس بنا پر بعض ایجادات و علاجات کی جدت، اجنبیت، مضر صحت ہونے اور شریعت سے تضاد اس حد تک ہے کہ فطرتی طبیعت سے میلان رکھنے والے معاشروں میں انہیں بطور معاشرتی خطرہ دیکھا جاتا ہے اور انہیں اپنانے سے انکار کر دیا گیا ہے۔جن میں سے ایک "جنس کی تبدیلی کے لیے جراحت (Surgery) کا عمل" ہے۔اگرچہ میڈیکل شعبے میں جراحت (Surgery) کے ذریعے کئی بیماریوں کا علاج ممکن ہے اور انہیں اپنانے میں کوئی حرج نہیں ہے تاہم جہاں تک جنس کی تبدیلی کے لیے جراحت (Surgery) کے عمل کا تعلق ہے تو اس حوالے سے فقہاء اور علما میں متعدد آراء پائی جاتی ہیں۔شرعاً جنس میں تبدیلی کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز ہے تو جراحت (Surgery) کے ذریعے شادی سے پہلے جنس کی تبدیلی کے کیا اثرات مرتب ہوں گے ؟اور شادی کے بعد ایسی تبدیلی کے کیا اثرات مرتب ہوں گے ؟آیا جنس میں تبدیلی کو فسخ نکاح کا سبب قرار دیا جا سکتا ہے یا نہیں ؟اس تحقیقی مقالہ میں ان علمی سوالات میں سے جنس میں تبدیلی کے فسخ نکاح پر مرتب ہونے والے اثرات کا تحقیقی جائزہ لیا جائے گا۔ جس کے لیے مندرجہ ذیل اسلوب پر بحث کو تقسیم کیا گیا ہے۔

پہلی بحث: جنس میں تبدیلی کا مفہوم اور اس کے محرکات

دوسری بحث: جنس میں تبدیلی کا شرعی حکم

تیسری بحث: جنس میں تبدیلی کا فسخ نکاح پر اثر

Al Baṣīrah, Department of Islamic Studies, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

1.1 موضوع کے حوالے سے موجود تحقیقی ادب کا جائزہ

انسانی بدن کی عموماً جراحت (Surgery) کروانے کے حوالے سے بہت زیادہ اہل علم نے قلم اٹھایا ہے جہاں چہرے، بالوں اور بدن کے دوسرے اعضاء کی جراحت (Surgery) کروانے جیسے موضوعات شامل ہیں۔ جنس میں تبدیلی کے لیے جراحت (Surgery) کروانا اور فسخ نکاح میں اس کا کیا اثر ہے اس حوالے سے محقق کی نظر میں کوئی اردو تحریر نہیں ہے البتہ عرب اہل علم نے جراحت (Surgery) کروانے کے حوالے سے قلم اٹھایا ہے جس میں انہوں نے جنس کی تبدیلی کے حوالے سے بات چیت کی ہے۔ عرب اہل علم بطور خاص اسلامی تنظیم برائے طبّی علوم نے کویت میں 20-22 شعبان 1407ھ، بمطابق 18-21 اپریل 1987 کو ایک ورکشاپ " الرؤية الإسلامية لبعض الممارسات الطبية " کے عنوان پر منعقد کروائی جس میں بعض تحقیقی مقالات پیش کیے گئے اور یہ تحقیقی مقالات اسی تنظیم کی مطبوعات، طبع دوم، 1995، کویت، کے ضمن میں طبع ہو چکے ہیں۔ ان میں سے بعض مقالات کا تعارف ذیل میں ہے:

1- الطبيب بين الإعلان والكتمان از ڈاکٹر محمد مختار سلامی

2- جراحة التجميل في المفهوم الطبي والممارسة از ڈاکٹر ماجد عبدالمجید

طبّی مسائل پر لکھی جانے والی کتابیں، جن میں جراحت کے بارے میں تفصیلی گفتگو کی گئی ہے، ان میں سے بعض مندرجہ ذیل ہیں:

1- الجراحة التجميلية عرض طبي ودراسة فقهية مفصلة، ڈاکٹر صالح بن محمد فوزان، دارالتدمریہ، طبع دوم، 1429ھ

2- أحكام الجراحة الطبية والآثار المترتبة عليها، ڈاکٹر محمد بن محمد مختار شنقیطی، مکتبہ صحابہ، امارات، طبع سوم، 1424ھ

3- جراحات الذكورة والأنوثة في ضوء الطب والفقه الإسلامي، ڈاکٹر محمد شافعی بوشیہ، دارالفلاح

4- بحوث فقهية في مسائل طبية معاصرة، ڈاکٹر علی محمد محمدی، دارالبشائر

ان کے علاوہ بھی طبّی مسائل پر کئی ایک کتب موجود ہیں جن میں ضمناً جراحت (Surgery) کے مسائل ذکر کئے گئے ہیں اس کے لیے زیر نظر مقالہ میں اسی مسئلہ کو موضوع تحقیق بنایا گیا ہے جس میں جنس کی تبدیلی سے کیا مراد ہے،

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

اس کا شرعی حکم کیا ہے، اس کے محرکات کیا ہیں اور فسخ نکاح پر اس کے کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں، جیسے مسائل پر گفتگو کی گئی ہے۔

2. بحث کا طریق کار

اس بحث میں متعدد فتاوی اور طبّی بیانات (Medical Reports) کی روشنی میں موضوع تحقیق کے بارے میں تحلیلی اور تجزیاتی منہج تحقیق اپنایا گیا ہے۔

3. جنس میں تبدیلی کا مفہوم اور اس کے محرکات

انسانی بدن میں کسی قسم کے تغیر و تبدل کے لیے، خواہ اس کا مقصد جسم کی درستگی ہو یا ایسی تبدیلی ہو جس میں شریعت کی خلاف ورزی پائی جاتی ہو، شعبہ کے تحت جراحۃ (Surgery) کے عمل سے گزرنا پڑتا ہے۔ عربی زبان میں جراحت (Surgery) کے لیے استعمال ہونے والا لفظ "جراحة" ہے۔

3.1 جراحہ کا لغوی اور اصطلاحی مفہوم

لغوی لحاظ سے "جراحہ" کا لفظ "جَرَح" سے بنا ہے جو تین حروف ج، ر اور ح پر مشتمل ہے اور یہ لفظ چمڑے یا جلد کو پھاڑ دینے کے معنٰی میں استعمال ہوتا ہے[1]۔ زخمی آدمی (مرد و عورت) کو بھی عربی زبان میں جریح کہا جاتا ہے کیونکہ اس کا جسم زخموں کی وجہ سے پھٹ چکا ہوتا ہے[2]۔ اور اگر چمڑے کو زیادہ زخم لگ جائیں تو اس وقت اس لفظ کے درمیانے حرف "ر" کو مشدد ادا کرتے ہیں[3]۔

3.2 جراحہ کا اصطلاحی مفہوم

جراحہ "بمعنٰی Surgery" کی اصطلاح عمومی طور پر طب کے شعبے سے متعلقہ ہے. اس لیے یہاں علمائے طب کی تعریف بیان کی جائے گی تاکہ اس کی حقیقت واضح ہو سکے۔

[1]- Ibn Faris. *Maqāyīs al-Lughah*. Beirut: Dār al-Fikr, 1399 AH. p. 213.
[2]- Ibn Manẓūr. *Lisān al-ʿArab*. Beirut: Dār Ṣādir, 3rd ed., 1414 AH. Vol. 1, p. 586.
[3]- Ibn Manzūr, *Lisān al-ʿArab*, 1:586, māda: jarḥ; Majmaʿ al-Lugha al-ʿArabiyya bi al-Qāhira.

OPEN ACCESS cc BY NC Al Baṣīrah, Department of Islamic Studies, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

"جراحت سے مراد علم طب کا ایسا فن ہے جس میں جراحت (Surgery) کے ذریعے انسانی جسم سے بیماریوں کا علاج کیا جاتا ہے"[1]۔

اس سے ملتی جلتی ایک تعریف یہ ہے:

"کسی آفت یا مصیبت کی درستگی کے لیے، ٹوٹے ہوئے عضو یا پھٹے ہوئے جسم کو جوڑنے کے لیے، پیپ یا پیپ جیسی جاری رہنے والی مرض کے خاتمے کے لیے یا جسم سے کسی بیمار یا غیر مفید ہونے والے عضو کو نکالنے کے عمل کو جراحت کہتے ہیں"[2]۔

ان دونوں تعریفوں سے معلوم ہوتا ہے کہ انسانی جسم میں پیدا ہونے والے ایسے مرض جن کے علاج کے لیے جسم میں کسی نہ کسی تبدیلی، جو دو اعضا کو جوڑنے کے لیے، بہتے زخم کو بند کرنے کے لیے، جسم میں موجود فضلات کو نکالنے کے لیے، جسم میں عام حالات سے زیادہ پیدا ہونے والے یا غیر مفید ہونے والے عضو کو ختم کرنے کے لیے، چہرے کی رونق اور بشاشت کو باقی رکھنے کے لیے جو عمل کیا جاتا ہے اسے طب کی اصطلاح میں "جراحہ یعنی Surgery" کہتے ہیں۔

4. تغیر و تبدل جنس کا عام مفہوم

عربی زبان میں ایک چیز کو دوسری چیز سے یا ایک حالت کو دوسری حالت سے بدلنے کے لیے "تغیر" کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے[3]۔اسی معنٰی میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ﴿ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِعْمَةً أَنْعَمَهَا عَلَى قَوْمٍ حَتَّى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ وَأَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ٥٣﴾ (یہ اس لیے کہ جو نعمت خدا کسی قوم کو دیا کرتا ہے جب تک وہ خود اپنے دلوں کی حالت نہ بدل ڈالیں خدا اسے نہیں بدلا کرتا)[4] چنانچہ تغیر کے لغوی معنٰی اور اس آیت کے مفہوم سے معلوم ہوا کہ تغیر ایسی تبدیلی کو کہتے ہیں جس میں کوئی چیز اپنی اصلی حالت پر برقرار نہ رہے۔

1- Kanaan Ahmad Muhammad, *Mawsūʿah ṭibbiyyah fiqhiyyah*, taqdīm: Muhammad Haytham Khayyāt, (Dār al-Nafā'is, ṭabʿ thālith, 2010), 234.
2- Majmūʿah min al-aṭibbā, *al-Mawsūʿah al-Ṭibbiyyah al-Ḥadīthah* (Miṣr: Mu'assasat Sijil al-ʿArab, ṭabʿ dā'um) 5/982.
3 -Ibn Manzūr, *Lisān al-ʿArab*, 4:2325; Rāzī, Zayn al-Dīn, Abū ʿAbd Allāh Muḥammad bin Abū Bakr, *Mukhtār al-Ṣiḥāḥ* (Bayrūt: Maktabah ʿAṣrīyah, Dār Namūdhajīyah), 1:232.
4- *Al-Qur'ān*, al-Anfāl: 53.

Al Baṣīrah, Department of Islamic Studies, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

5. جنس کی تعریف اور تغیر و تصحیح میں فرق

لفظ "جنس" ج پر زیر ہے جس کا معنٰی ہے کسی چیز کی قسم(Kind)،اور عربی زبان میں اس کی جمع اجناس اور جنوس آتی ہے [1]۔ جنس میں تغیر و تبدل سے مراد یہ ہے کہ جراحت(Surgery)کے ذریعے عورت کو مرد یا مرد کو عورت بنادینا [2]اور تبدیلی کے بعد اس کی اصلی خلقت کے ساتھ اس کی کوئی مماثلت نہ رہے۔

5.1 تغیر جنس اور تصحیح جنس میں فرق

یہاں جنس میں تغیر و تبدل اور جنس میں تصحیح کے فرق کو سمجھ لینا نہایت ہی ضروری ہے؛ کیونکہ تغیر و تبدل میں تو ایک چیز کو دوسری چیز سے مکمل تبدیل کر دیا جاتا ہے، جبکہ جنس میں تصحیح اور درستگی یا بہتری کرنے کا یہ مفہوم نہیں ہے، بلکہ عیب سے پاک اور مضر حصے کو ختم کرنے کو صحیح کہتے ہیں [3]۔اور جنس کو تبدیل کیے بغیر اس میں پائے جانے والے عیب کی اصلاح بذریعہ جراحت کر دی جاتی ہے۔ گویا کہ تصحیح بھی جنسی معاملات سے متعلق جراحت کی ایک صورت ہے، جس میں ایک انسان کے جسم میں مذکر و مؤنث کے اعضا میں موجود پیدائشی عدم توازن کو جراحت کے ذریعے اس کی اصل جنسی حالت میں لوٹا دیا جاتا ہے جس سے اس جسم میں پائے جانے والے عیوب ختم ہو جاتے ہیں، اور مریض اپنی جنسی صحت میں بہتری محسوس کرتا ہے جراحۃ برائے تصحیح کہلاتی ہے۔اس جنسی حالت کو خنثیٰ کہا جاتا ہے [4]۔

فقہ حنبلی کی معتمد کتاب مغنی میں مذکور ہے کہ "الخنثى هو الذي له ذكر وفرج امرأة، أو ثقب في مكان الفرج يخرج منه البول. وينقسم إلى مشكل وغير مشكل"[5](خنثیٰ وہ ہے جس کے جسم میں (پیدائشی طور پر) مرد اور عورت کے اعضا ہوں یا صرف ایک سوراخ ہو جس سے بول وغیرہ کا خروج ہوتا ہو اور اس کی "مشکل" اور "غیر مشکل" کے نام سے دو اقسام ہیں)۔

---

[1]- Rāzī, Aḥmad bin Fāriss, *Maqāyīs al-Lughah* (Bayrūt: Dār al-Fikr, 1979), 1:486.
[2] -Duktur Muḥammad bin Muḥammad Mukhtār Shinqīṭī, *Aḥkām al-Jarāḥah al-Ṭibbiyyah wa al-Āthār al-Mutarattibah ʻAlayhā* (Imārāt: Maktabah Ṣaḥābah, ṭabʻ thālith, 1424h), 199.
[3]- Ibn Manzūr, *Lisān al-ʻArab*, 3/2402.
[4]- Ibn Manzūr, *Lisān al-ʻArab*, 2/145.
[5]- Ibn Qudāmah, Muwaffaq al-Dīn, ʻAbd Allāh bin Aḥmad, *Al-Mughni* (Dimashq: Maktabah al-Qāhirah, b.d. ṭabʻ, 1968), 6:336.

Al Baṣīrah, Department of Islamic Studies, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

معاصر محققانہ آرا پر مشتمل موسوعہ فقہیہ طبیہ میں اس کی تعریف یوں ذکر کی گئی ہے: "حالة خلقية تجتمع فيها أعضاء الذكورة والأنوثة في الشخص نفسه بدرجات متفاوتة"[1] (پیدائشی طور اگر کسی انسان میں مرد و عورت کے اعضا مختلف مقدار میں جمع ہو جائیں تو ایسی حالت کو خنثیٰ کہتے ہیں)۔

زمانہ ماضی میں رحم مادر میں موجود جنین کی جنس کے بارے میں صرف اعضائے تناسل سے ہی پتہ چلایا جاتا تھا، اور اگر کسی جنین میں مرد و عورت دونوں کے اعضا جمع ہو جاتے اور یہ معلوم کرنا مشکل ہو جاتا کہ یہ مذکر ہے یا مؤنث تو پھر پیشاب کی جگہ کو دیکھتے، جس جنس سے اس کی مشابہت ہوتی اسی کے احکام لاگو کیے جاتے۔ اگر مرد و عورت کا آلہ نہ ہوتا یا صرف ایک سوراخ ہوتا تو اسے مشکل کا نام دے دیا جاتا تھا اور اس کے بالغ ہونے کا انتظار کیا جاتا، بالغ ہوتے ہی جو علامات ظاہر ہوتیں اسے وہی شمار کیا جاتا تھا۔ اگر کوئی بھی علامت ظاہر نہ ہوتی تو اسے "خنثیٰ مشکل" کہہ دیا جاتا۔ کیونکہ اس کی حالت کے واضح ہونے کی کوئی امید نہیں[2]۔

جبکہ زمانہ حاضر میں سائنسی ترقی اور طبّی علوم میں ارتقا کی وجہ سے اس قدر آسانیاں ہو گئی ہیں کہ رحم مادر میں بچے کی ظاہری طور پر غیر واضح جنس کا بھی سائنسی آلات (machines) کے ذریعے تعین کیا جا سکتا ہے۔

ڈاکٹر محمد علی بار[3] اس بارے رقم طراز ہیں کہ:

> "سابقہ زمانوں میں اطبا کے تجربات اور مشاہدات ہی خنثیٰ مشکل کی معرفت اور اس کے احکام جاننے کی بنیاد بنتے تھے؛ کیونکہ اس وقت تناسلی غدودوں کا ٹیسٹ کروانا ممکن نہیں تھا۔ لیکن اب جبکہ ترقی کا دور ہے تو اس میں فقہا کو عصر حاضر میں خنثیٰ مشکل کے احکام جاننے کے لیے طبّی ترقی کی طرف مراجعت کرنی چاہیے کیونکہ اب مختلف طریقوں سے خنثیٰ مشکل کی معرفت حاصل کرنا ناممکن نہیں رہا"[4]۔

---

[1]- *Mawsū'ah Fiqhiyyah Ṭibbiyyah*, 394.

[2]- Sarakhsī, Shams al-A'immah, Muḥammad bin Aḥmad, *Al-Mabsūṭ* (Dar al-Ma'rifah, Bayrūt, b.d. ṭab', 1993), 30:103. Nawawī, Abū Zakariyyā, Yaḥyā bin Sharaf, *Rawdat al-Ṭālibīn wa 'Umadat al-Muftīn* (Maktabah Islāmī, Bayrūt, 'Ammān, ṭab' thālith: 1991), 1:78. *Al-Mughni*, 6/336.

[3]- Dr. Muhammad Ali Bar was born on December 29, 1939, in the city of Aden. He worked as a consultant for internal diseases in the medical department at King Abdulaziz University in Jeddah. Previously, he obtained a diploma in internal diseases from Cairo University in 1969 and provided services in the field of medicine in various countries. His works are generally related to medicine, including *Ethics of Artificial Insemination*, *The Doctor's Etiquette and Jurisprudence*, etc.

[4]- Zuhayr Aḥmad Subā'ī, Muḥammad 'Alī Bār, *Al-Ṭabīb Adabuhu wa Fiqhuhu* (Bayrūt: Dār al-Shāmiyyah, ṭab' dūm, 1997), 327.

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

موسوعہ فقہیہ طبیہ میں ہے کہ:

"فقہی احکام جاننے کے لیے خنثیٰ کی تمام اشکال کی معرفت اور ان میں فرق کرنا نہایت ضروری ہے اور اس مسئلہ میں فقہا کی رائے معاصر علمائے طب سے قدرے مختلف ہے؛ کیونکہ علمائے طب کے ہاں تجربات، حقائق اور مشاہدات کی بناپر ایسی معلومات ہیں جو قدیم فقہا کے ہاں نہیں پائی جاتی۔۔۔"[1]۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے ان کی ذریت کو پیدا کیا جیسا کہ اس کا فرمان ہے:

﴿لِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ الذُّكُورَ أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَإِنَاثًا وَيَجْعَلُ مَنْ يَشَاءُ عَقِيمًا إِنَّهُ عَلِيمٌ قَدِيرٌ﴾[2]

(زمین و آسمان کی ملکیت اللہ ہی کے پاس ہے، وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، جسے چاہتا ہے لڑکیاں عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے لڑکے عطا کرتا ہے۔ یا وہ دونوں ملا کر مذکر اور مؤنث دونوں ہی عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے بے اولاد رکھتا ہے، یقیناً وہ جاننے والا اور قدرت والا ہے)۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَأَنَّهُ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَى﴾[3] (اور یہ کہ اس نے بنایا جوڑا نر اور مادہ)۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہی جان میں مذکر و مؤنث کی خاصیت کا جمع ہونا محال ہے۔ البتہ جس کو خنثیٰ مشکل کہا جاتا ہے وہ حقیقت میں مذکر و مؤنث میں سے ایک ہی ہے اگرچہ اس کی خلقت میں عیب ہے جس کی وجہ سے اسے خنثیٰ مشکل کہا جاتا ہے۔

5.3 خنثیٰ مشکل اور جدید میڈیکل سائنس

عمومی طور پر جنس کی تبدیلی کی ضرورت خنثیٰ مشکل کو ہی پیش آتی ہے۔ اس لیے یہاں خنثیٰ مشکل کے بارے قدرے تفصیل سے ذکر کرنا موزوں محسوس ہوتا ہے۔ عضوِ تناسل کی ظاہری شکل اور جنسی غدود کی اندرونی ساخت کے لحاظ سے میڈیکل سائنس میں خنثیٰ کی دو قسمیں ہیں[4]:

1- Zuhayr Aḥmad Subā‘ī, Muḥammad ‘Alī Bār, *Al-Ṭabīb Adabuhu wa Fiqhuhu* (Bayrūt: Dār al-Shāmiyyah, ṭab‘ dūm, 1997), 327.

2- *Al-Qur'ān*, al-Shūrā: 49-50.

3- *Al-Qur'ān*, al-Najm: 45

4- *Mawsū‘ah Ṭibbiyyah Fiqhiyyah*, 395. Zuhayr Aḥmad Subā‘ī, Muḥammad ‘Alī Bār, *Al-Ṭabīb Adabuhu wa Fiqhuhu*, 316.

Al Baṣīrah, Department of Islamic Studies, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

پہلی قسم جسے حقیقی خنثیٰ بھی کہا جاتا ہے اس میں انسان کی جسمانی ساخت ایسی ہوتی ہے جس میں مرد کا مادہ منویہ پیدا کرنے والا عضو اور عورت کی انڈادانی ایک ہی انسان میں ایک ہی وقت پائی جائیں۔ سائنسی تجربات سے معلوم ہوا ہے کہ ایسے افراد کی تعداد نہایت ہی نادر ہوتی ہے۔[1]

جبکہ دوسری قسم خنثیٰ غیر حقیقی کہلاتی ہے جس میں انسانی جسم کی ایسی ساخت جس میں عضو تناسل کی اندرونی غدودیں تو اسی جنس کی ہی ہوں جس جنس کی وہ ظاہری انسانی شکل ہے البتہ فقط ظاہری آلہ تناسل اندرونی غدودوں کے برعکس ہو اور یہ حالت عموماً خنثیٰ میں پائی جاتی ہے۔ تقریباً ہر 25000 میں سے ایک شخص ایسا ہوتا ہے۔

6. تعین جنس کے طریقے

عصر حاضر میں عموماً سائنسی ترقی اور خصوصاً شعبہ طب میں ہونے والی ترقی کی وجہ سے ماہرین علم طب میں یہ صلاحیت ہے کہ مختلف طریقوں اور تجربات (Medical Tests) کی مدد سے ان دونوں قسم کے خنثیٰ میں واضح فرق معلوم کر لیتے ہیں، وہ تجربات اور طریقے مندرجہ ذیل ہیں جن کی تفصیلات کے لیے حاشیہ میں مذکر کتب کی طرف رجوع کیا جائے۔

الف۔ جینیاتی معرفت حاصل کرنا (Genetic Test)[2]

ب۔ داخلی جنسی غدودوں (Testicles or Ovary) کی معرفت حاصل کرنا (Gonadal Sex)[3]

ج۔ ظاہری اور باطنی آلات تناسل کی معرفت حاصل کرنا (Sexual Organ)[4]

د۔ مکمل ظاہری جسمانی ساخت

عموماً ان چار طریقوں سے مذکر و مؤنث کی پہچان ہو جاتی ہے البتہ بسا اوقات ان عوامل میں کہیں خلل آ جاتا ہے جس سے خنثیٰ مشکل کی صورت پیش آ جاتی ہے اور اسے میڈیکل سائنس میں جنسی لحاظ سے پیدائشی طور پر غیر مضطرب

[1]-Ibid
[2]- Zuhayr Aḥmad Subāʿī, Muḥammad ʿAlī Bār, *Al-Ṭabīb Adabuhu wa Fiqhuhu*, 317-319.
[3]- Zuhayr Aḥmad Subāʿī, Muḥammad ʿAlī Bār, *Al-Ṭabīb Adabuhu wa Fiqhuhu*, 317-313.
[4]- Zuhayr Aḥmad Subāʿī, Muḥammad ʿAlī Bār, *Al-Ṭabīb Adabuhu wa Fiqhuhu*, 317-318.

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

خلقت خنثیٰ (intersex) کہا جاتا ہے۔ خلط مبحث سے بچنے کے لیے یہ بات مد نظر رکھی جائے کہ ایسا مرد جس کے جنسی اعضا بعد از ولادت کسی وجہ سے کٹ چکے ہوں اسے خواجہ سرا یا خصی مرد (eunuch) کہا جاتا ہے۔

7. جنس (Gender) میں تبدیلی کا مفہوم اور اس کے محرکات

7.1 جنس (Gender) میں تبدیلی کا مفہوم

مرد میں جنسی تبدیلی

مرد میں جنسی تبدیلی کے لیے اس کے آلہ تناسل، خصیتین (مادہ منویہ بنانے والے) کو ختم کر کے، عورت کی مصنوعی شرمگاہ بنانے سے ہوتی ہے، البتہ اس کے جسم میں عورت کے ہارمونز ملا دیے کیے جاتے ہیں جس سے اس کی ظاہری بدنی ساخت، چال ڈھال اور سینے پر عورتوں جیسا ابھار پن پیدا ہو جاتا ہے [1]۔ اس جراحت (Surgery) میں مرد کے آلہ تناسل کی صرف ظاہری صورت ہی تبدیلی ہوتی ہے جبکہ داخلی طور پر اس میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اس میں مصنوعی انڈہ دانی اور رحم نہیں بنایا جاتا لہذا نہ اسے حیض آتا ہے اور نہ اسے حمل ٹھہرتا ہے [2]۔

عورت کی جنسی تبدیلی کا مفہوم

عورت کی جنسی تبدیلی سے مراد یہ ہے کہ اس کی شرمگاہ کو ختم کر دیا جاتا ہے۔ جس کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ انڈہ دانی اور رحم کو ختم کر دیا جاتا ہے اور شرمگاہ کی جگہ مردانہ کے آلہ تناسل کی پیوندکاری کی جاتی ہے۔ جسے ران میں ایک بیٹری نصب کر کے برقی شعاؤں سے انتشار دیا جاتا ہے۔ ساتھ ساتھ سینے کے ابھار پن کو ختم کر کے اس عورت میں کثیر تعداد میں مردانہ ہارمونز کی پیوندکاری کی جاتی ہے جس سے اس کے جسم میں مرد کے جسم کی طرح (داڑھی، مونچھ وغیرہ) بال اگنے میں آسانی ہوتی ہے۔ پھر مردوں جیسی چال ڈھال اور آواز پیدا ہو جاتی ہے [3]۔ اس جراحت (Surgery) میں بھی صرف ظاہری شکل و صورت تبدیل ہوتی ہے داخلی اثرات نہیں ہوتے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا

---

1 Muḥammad Muṣ‘ab, "Tabdīl-i Jins: Ḥaqīqat, Mafāsid aur Shar‘ī Aḥkām," *Māh-Nāmah Dār al-‘Uloom*, 06:96 (2012): 16-27.

2 Zuhayr Aḥmad Subā‘ī, Muḥammad ‘Alī Bār, *Al-Ṭabīb Adabuhu wa Fiqhuhu*, 326.

3 Muḥammad Muṣ‘ab, "Tabdīl-i Jins: Ḥaqīqat, Mafāsid aur Shar‘ī Aḥkām," 16-27.

Al Baṣīrah, Department of Islamic Studies, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

ہے کہ جماع کے دوران ایسا مصنوعی آلہ تناسل سے منی کا اخراج نہیں اور نہ ہی ایسی جراحت (Surgery) کے بعد ولادت کے امکانات ہوتے ہیں[1]۔

یہاں یہ بات بہت قابل غور ہے کہ جب ایسی جنسی تبدیلی سے نہ مذکر بننے والا ولادت کے قابل رہتا ہے اور نہ عورت بننے والی ولادت کے قابل رہتی ہے تو پھر اس کے مقاصد کیا ہیں؟ ایسے افراد کے جنسی تبدیلی کے لیے درج ذیل ممکنہ محرکات یا مقاصد ہوتے ہیں:

الف: مضطرب مریض کا علاج: تشخیصِ جنس کے لحاظ سے مضطرب اور پریشان لوگ جو مضطرب ہوتے ہیں کہ وہ ایسی غیر واضح جنس میں کیوں پیدا ہوئے ہیں۔ ایسے افراد کو عربی میں خنثیٰ، اردو میں ہجڑا یا خواجہ سرا کہا جاتا ہے۔ جن میں مرد و عورت دونوں کی علامات پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ وہ اس مرض کا علاج کروانے کے لیے جراحت (Surgery) کرواتے ہیں تا کہ وہ ایسی جنس میں نظر آئیں جسے وہ خود بھی پسند کرتے ہیں۔

ب۔ شرعی اور قانونی نتائج سے راہ فرار اختیار کرنا: بسا اوقات کچھ جرائم پیشہ افراد ایسی جراحت (Surgery) کی طرف میلان رکھتے ہیں تا کہ جن جرائم میں وہ قانونی اداروں کو مطلوب ہیں ان پر ان کا معاملہ مخفی ہو جائے اور نتیجۃً وہ جرائم کی سزا سے بچ جائیں[2]۔

ج۔ دوسری جنس سے مشابہت اختیار کرنا: ہیئت و کیفیت اور لباس میں دوسری جنس کی مشابہت اختیار کرنا[3] جو کہ بالکل فطرت کی خلاف ورزی ہے؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر جنس کی طبیعت دوسری جنس سے مختلف بنائی ہے تا کہ وہ ایک دوسرے کی طرف میلان رکھیں۔ دوسری جنس کی مشابہت اختیار کرنے کے اسباب میں اہم ترین سبب غیر مناسب تربیت اور والدین کا ہر جنس سے شرعی اور عرفی لحاظ سے صحیح طور پر رویہ اختیار نہ کرنا۔ وسائل الاعلام کے عالمی اثرات، بری صحبت وغیرہ ہو سکتے ہیں۔

---

[1] -Ibid

[2] -Miftāḥ Būshiyyah, Muḥammad Fatḥī, *Jarāḥāt al-Dhukūrah wa al-Unūthah fī Ḍaw' al-Ṭibb wa al-Fiqh al-Islāmī* (Miṣr: Fayūm, Dār al-Falāḥ), 480.

[3] -*Mawsū'ah Ṭibbiyyah Fiqhiyyah*, 396. *Mu'jam Lughat al-Fuqahā*, 1:417.

Al Baṣīrah, Department of Islamic Studies, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

د۔ دوسری جنس میں موجود فوائد کا حصول: اس کی مثال مرد بن کر وراثت میں زیادہ حصے کا حصول یا عورت بن کر ملازمت یا کھیل اور تعلیمی میدان مخصوص نشستوں پر بآسانی مقام و مرتبہ کا حصول ہو سکتا ہے۔

ان اسباب کو اگر غور و فکر سے دیکھا جائے تو آخری تینوں اسباب ہی شرعاً حرام ہیں؛ کیونکہ نہ تو ان میں کوئی شرعی مصلحت پائی جارہی ہے بلکہ ان میں شرعی مصالح کی خلاف ورزیاں پائی جارہی ہیں، جن میں بعض مندرہ ذیل ہیں:

اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو تبدیل کرنا، اور یہ حرام ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کام کو شیطان کے کام قرار دیا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے: ﴿ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ﴾[1] (اور میں (شیطان) ان کو ضرور حکم دوں گا کہ وہ ضرور ضرور اللہ کی تخلیق کو بدل دیں)۔

اس میں خیانت کا پہلو پایا جاتا ہے اور اس سے بھی منع کیا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: "من غش فليس مني"[2] (جس نے خیانت کی وہ ہم میں سے نہیں)۔ جبکہ ایسی جراحت میں دھوکا اور فریب نہایت ہی خطرناک صورت بن گیا ہے۔

ایک جنس کا دوسری جنس سے مشابہت اختیار کرنے پر لعنت کی گئی ہے۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

"لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم المتشبهين من الرجال بالنساء، والمتشبهات من النساء بالرجال "[3]

ترجمہ: نبی کریم ﷺ ایسے مردوں پر لعنت بھیجی ہے جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں اور ایسی عورتوں پر لعنت بھیجی ہے جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں۔

ایسی جراحت (Surgery) میں کئی ایک ممنوع کام[4] شامل ہیں جن کا ارتکاب کرنا پڑتا ہے۔ جبکہ یہ شرعی قاعدہ کلیہ ہے کہ ممنوع کام صرف ضرورت کے وقت مباح ہوتے ہیں[5]۔ البتہ جراحت (Surgery) کے پہلے سبب کے بارے

---

[1] *Al-Qur'ān*, al-Nisā': 119.

[2] Al-Nishāpūrī, *Al-Musnad al-Ṣaḥīḥ*, Kitāb al-Īmān, Bāb Qawl al-Nabī ṣallā Allāhu ‘alayh wa sallam: Numbār 102.

[3] Muḥammad bin Ismā‘īl al-Bukhārī, *Al-Jāmi‘ al-Ṣaḥīḥ*, taḥqīq: Muḥammad Zuhayr, Kitāb al-Libās, Bāb: al-Mutashabbihūn bil-Nisā’ wa al-Mutashabbihāt bil-Rijāl (Dār Ṭawq al-Najāt, ṭab‘ awwal), 7/159, Ḥadīth: 5885.

[4]- That forbidden act is the uncovering of private parts and working through deception

[5]-Subkī, Tāj al-Dīn, ‘Abd al-Wahhāb bin ‘Alī, *Al-Ashbāh wa al-Naẓā’ir*, taḥqīq: ‘Ādil Aḥmad ‘Abd al-Mawjūd aur ‘Alī Muḥammad Ma‘widh (Dār al-Kutub al-‘Ilmiyyah, ṭab‘ awwal, 1411h), 1:45. Al-

Al Baṣīrah, Department of Islamic Studies, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

فقہا کا اختلاف ہے جہاں بعض اہل علم جواز کے بھی قائل ہیں اور بعض اس مرض کو لاعلاج مرض پر قیاس کر کے مرض پر صبر کرنے کی سفارش کرتے ہیں۔اس مسئلے میں تفصیلی دلائل کتبِ فقہ میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

8. جنس میں تبدیلی کا فسخ نکاح پر اثر

جیساکہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ جنس میں تبدیلی سے مرد و عورت میں صرف ظاہری جنسی اعضا ہی تبدیل ہوتے ہیں جبکہ باطنی اعضا میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی، مثال کے طور ایک مرد میں جنس کی تبدیلی کی جائے تو اس کی طبعی شرمگاہ بمع خصیہ کو ختم کر کے عورت کی شرمگاہ کی پیوندکاری کی جاتی ہے اور باقی حصہ جو شرمگاہ کے ارد گرد ہے اسے اسی طرح برقرار رکھا جاتا ہے۔اور پیوندکاری کے نتیجے میں وجود میں آنے والی پیوند شدہ شرمگاہ دراصل مصنوعی ہوتی ہے جس میں طبعی شرمگاہ کی خصوصیات نہیں پائی جاتیں۔اسی طرح عورت کا حال ہے کہ مرد کے عضو تناسل کو پیوندکاری کے ذریعے لگایا جاتا ہے اور اندرونی جنسی اعضا مادر رحم، انڈہ دانی وغیرہ کو ختم کر دیا جاتا ہے۔اس نہج پر کی گئی جنسی تبدیلی کا نکاح کے فسخ پر کیا اثر ہو سکتا ہے اس کے لیے یہ یاد رکھنا بہت ضروری ہے کہ ایسی تبدیلی شادی سے پہلے بھی ہو سکتی ہے اور بعد میں بھی۔ذیل میں ان دونوں صورتوں کا شرعی حکم بیان کیا جا رہا ہے:

8.1 نکاح سے پہلے جنسی تبدیلی کا فسخ نکاح پر اثر

اس صورت سے مراد یہ ہے کہ کسی مرد یا عورت کی نکاح سے پہلے ہی جراحت (Surgery) ہوئی ہے اور اب اسے اپنی موجودہ جنس کے مخالف جنس کے ساتھ نکاح میں رغبت ہے۔مثلاً عورت جراحت (Surgery) کے بعد مرد کی صورت اختیار کر چکی ہے اور اب اپنی موجودہ جنس (مذکر) کے مخالف جنس یعنی عورت سے شادی کرنا چاہتی ہے یا کسی مرد کی جراحت (Surgery) ہوئی اور اب عورت کی جنس اختیار کر چکا ہے اور اب کسی مرد سے شادی کرنا چاہتا ہے اور دوسرے الفاظ میں یوں کہہ لیں کہ ایک مرد ایک ایسے مرد سے شادی کرنا چاہتا ہے جو جراحت (Surgery) کے

Suyūṭī, Jalāl al-Dīn, ‘Abd al-Raḥmān bin Abī Bakr, *Al-Ashbāh wa al-Naẓā’ir fī al-Furū‘* (Bayrūt: Dār al-Fikr), 60. Ibn Najīm, Zayn al-Dīn bin Ibrāhīm, taḥqīq: Muḥammad Muṭī‘ Ḥāfiẓ, *Al-Ashbāh wa al-Naẓā’ir ‘alā Madhhab Abī Ḥanīfah* (Dimashq: Dār al-Fikr, ṭab‘ awwal, 1403h), 94.

Al Baṣīrah, Department of Islamic Studies, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

ذریعے عورت بن چکا ہے اور ایک طبعی عورت ایک ایسی عورت سے شادی کرنا چاہتی ہے جو جراحت (Surgery) کے ذریعے مرد بن چکی ہے، تو ایسے نکاح اور فسخ نکاح کا کیا حکم ہے؟

جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ ایسی جنسی تبدیلی سے حقیقت میں کوئی تبدیلی نہیں آتی۔ مرد و عورت کی خصوصیات کی پہچان کی بنیاد انسان کے اندرونی اعضا پر ہے جو اس جنسی تبدیلی سے تبدیل نہیں ہوتے۔ تبدیلی سے فقط ظاہری اعضا کے عمل میں تعطل آتا ہے۔ کیونکہ پیوندکاری کے ذریعے مصنوعی مرد کا عضو تناسل ران میں موجود ایک الیکٹرک بیٹری کی مدد سے انتشار حاصل کرتا ہے جس سے مرد کے مادہ منویہ کا اخراج نہیں ہوتا؛ کیونکہ مرد کے فقط آلہ تناسل کی پیوندکاری کی جاتی ہے دیگر اعضا جن میں مادہ منویہ پیدا کرنے والے اعضا وغیرہ کی پیوندکاری نہیں کی جاتی۔ نتیجتاً مادہ منویہ کا اخراج ممکن ہی نہیں۔ اسی طرح جراحت (Surgery) کے ذریعے مرد میں عورت کی شرمگاہ کی پیوندکاری سے طبعی احساسات اور اثرات نہیں پائے جاتے اور نہ اس سے حیض کا خون آتا ہے؛ کیونکہ رحم کی پیوندکاری نہیں کی جاتی۔ ان صورتوں میں دراصل ایک صحیح تندرست مرد ایک ایسے مریض مرد سے ہی شادی کر رہا ہوتا ہے جو جراحت (Surgery) کے ذریعے ظاہری شکل میں عورت بن چکا ہے اور ایک صحیح تندرست عورت ایک ایسی مریضہ عورت سے شادی کر رہی ہوتی ہے جو جراحت (Surgery) کے ذریعے بظاہر مرد بن چکی ہوتی ہے، اور ایسے افراد کا نکاح حرام ہے۔ کیونکہ یہ نکاح مثلی (Same Gender Marriage) ہے اور یہ جمہور علما کے ہاں حرام ہے۔ اسی کے بارے میں شیخ خالد المصلح سے پوچھا گیا تو انہوں نے بھی اسی طرح کا جواب دیا:

"ایسی جراحت (Surgery) سے حقیقت تبدیل نہیں ہوتی، بلکہ اس پر اس کی اصلی جنس کے ہی احکام منطبق ہوں گے"[1]۔

ایسے نکاح کی حرمت پر قول باری تعالی دلیل ہے:

﴿وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِنَ الْعَالَمِينَ إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِنْ دُونِ النِّسَاءِ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ مُسْرِفُونَ﴾[2]

[1] "Islam Web, Markaz al-Fatwa, Fatwa No. 251383." "Almosleh, www.almosleh.com."

[2] Qur'an 7:80-81.

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

ترجمہ: (اور (ہم نے) لوط علیہ السلام کو (بھیجا) جبکہ انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ تم ایسا فحش کام کرتے ہو جس کو تم سے پہلے کسی نے دنیا جہان والوں میں سے نہیں کیا، (یعنی) تم مردوں کے ساتھ شہوت رانی کرتے ہو عورتوں کو چھوڑ کر بلکہ تم حدِ (انسانیت) ہی سے گزر گئے ہو۔

قوم لوط جیسا عمل ایک کبیرہ گناہ ہے اور اس کی سزا بھی بہت بڑی ہے۔ اس عمل سے مراد مرد کا مرد سے جنسی خواہش پوری کرنا ہے اور نکاح مثلی میں بھی یہی صورت ہے لہذا اس کا بھی یہی حکم ہو گا۔

چنانچہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: "إذا أتى الرجل الرجل فهما زانيان، وإذا أتت المرأة المرأة فهما زانيتان"[1] (جب کوئی آدمی کسی آدمی کو آئے یعنی اپنی جنسی خواہش پوری کرے تو وہ دونوں زانی ہیں اور جب کوئی عورت عورت کو آئے تو وہ دونوں بھی زانیہ ہیں)۔ اس حدیث سے بھی واضح ہو رہا ہے کہ ایسے نکاح سے نکاح کے حقیقی مقصد کا حصول نہیں بلکہ قوم لوط کا عمل کیا جارہا ہے اور وہ حرام ہے۔

اسی طرح قوم لوط کے عمل کے بارے جتنی احادیث آتی ہیں[2] (وہ اگرچہ سندا مختلف فیہ ہیں)، وہ بھی اس نکاح کی حرمت پر واضح دلیل ہیں۔

8.2. نکاح کے بعد جنسی تبدیلی کا نکاح پر اثر

بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ایک مرد و عورت کی شادی ہو چکی ہے، لیکن کسی وجہ سے دونوں میں سے کوئی ایک جہالت یا دیگر اسباب کی وجہ سے ایسی جنسی تبدیلی کروالیتا ہے، تو اب ان کے نکاح کا کیا حکم ہے؟ باقی رہے گا یا نہیں؟

ایسی صورت میں خاوند بیوی میں سے ایسی جراحت (Surgery) کروانے والے کو کبیرہ گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے تعزیراً سزا دی جا سکتی ہے، البتہ دوسرے فریق کو، جس نے ایسی جراحت (Surgery) نہیں کروائی اور نہ وہ شریک حیات کی جراحت (Surgery) پر راضی ہے، نکاح کے باقی رکھنے یا فسخ کرنے کے بارے میں اختیار دیا جائے گا۔ جس کی دلیل یہ ہے:

---

[1] Al-Bayhaqi, Ahmad ibn Husayn. *Sunan al-Kubra*. Edited by Muhammad Fuad Abd al-Qadir. 3rd ed. Beirut, Lebanon: Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, 2003, 8:406, Hadith no. 17033.

[2] Abu Dawud. *Sunan Abu Dawud*, Kitab al-Hudud, Bab Fiman 'Amila 'Amal Qawm Lut, 4:158, Hadith no. 4462. Ibn Majah, Muhammad ibn Yazid. *Sunan*. Edited by Muhammad Fuad. Beirut: Dar Ihya al-Kutub, Kitab al-Hudud, Bab Man 'Amila 'Amal Qawm Lut, 2:856, Hadith no. 2562.

Al Baṣīrah, Department of Islamic Studies, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

جنس کی تبدیلی کی حرمت اور ناپسندیدگی کے حوالے سے جو دلائل پہلے گزر چکے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے ایسے آدمی کو سزا دی جائے۔

البتہ دوسرے فریق کو نکاح کے فسخ کے بارے میں اختیار اس لیے دیا جائے گا کیونکہ ایسی جراحت (Surgery) کے بعد انجاب نسل کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے جبکہ نکاح کے اہم ترین مقاصد میں سے انجاب نسل ہے۔ جب یہ مقصد فوت ہو گیا تو اسے نکاح فسخ کرنے کا اختیار دیا جائے گا۔

فقہا نے العنۃ (خاوند میں موجود جنسی عیب جبکہ وہ لا علاج ہو جائے) اور رتق (بیوی میں موجود جنسی عیب جبکہ وہ لا علاج ہو جائے)، کی وجہ سے بھی شریک حیات کو فسخ نکاح کا اختیار دیا ہے۔[1] انہی دونوں امراض پر قیاس کرتے ہوئے جنسی تبدیلی کی وجہ سے بھی شریک حیات کو اختیار دیا جائے گا۔

جنسی تبدیلی کی وجہ سے انسان حقیقت میں اپنی مخالف جنس کی طرف میلان رکھے گا ظاہری طور پر اپنی مخالف جنس کی طرف میلان نہیں رکھے گا، اور یہ قوم لوط کا عمل ہے جسے فاحشہ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اسی طرح جو عورت جراحت (Surgery) کروا کر مرد بنتی ہے وہ حقیقت میں عورت کی ہی تلاش میں رہے گی جسے عربی میں سحاق کہا جاتا ہے۔ اور یہ تمام فحش کام ہیں جن کو حرام قرار دیا گیا ہے۔

اور بسا اوقات ایسی جنسی تبدیلی شریک حیات کے لیے نفرت و کراہت کا سبب بنتی ہے اور نفرت و کراہت کو فقہا نے ان عیوب میں شمار کیا ہے جو نکاح کے فسخ ہونے کے لیے مؤثر ہیں۔[2]

البتہ اس بارے میں اعتراض کیا جا سکتا ہے کہ شریک حیات کے ساتھ اس کا نکاح صرف جنسی تبدیلی کے ساتھ ختم نہ ہو، شریک حیات کی رضا پر منحصر ہو؟ کیونکہ حقیقت میں یہ نکاح ابتدائی طور پر درست تھا۔ جب مرد و عورت کا نکاح

---

[1] Al-Sarakhsi, Muhammad ibn Ahmad. *Al-Mabsut*. Beirut: Dar al-Ma'rifah, 1409 AH, 5:95. Al-Kasani, Ala al-Din Abu Bakr ibn Mas'ud. *Bada'i al-Sana'i fi Tartib al-Shara'i*. Edited by Muhammad Adnan Yasin Darwish. 1st ed. Beirut: Dar Ihya al-Turath al-Arabi, 1419 AH, 2:639. Al-Mawardi, Abu al-Hasan Ali ibn Muhammad. *Al-Hawi al-Kabir fi Fiqh Madhhab al-Imam al-Shafi'i*. Edited by 'Adil Ahmad, Ali Muhammad. 1st ed. Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, 1414 AH, 9:340. Al-Nawawi, Yahya ibn Sharaf. *Rawdat al-Talibin*. Edited by 'Adil Ahmad, Ali Muhammad. Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, 5:512. Al-Maqdisi, Muhammad ibn al-Muflih Shams al-Din. *Al-Furu'*. 1st ed. Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, 1418 AH, 5:175.

[2] Ibid

Al Baṣīrah, Department of Islamic Studies, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

ہوا تھا اس وقت جنسی تبدیلی کسی ایک میں بھی نہیں تھی۔ لہذا جب ایسا نکاح ابتداء درست تھا تو اسے صرف جنسی تبدیلی سے فسخ نہیں قرار دیا جانا چاہیے، بلکہ شریک حیات کی رضا سے مشروط ہونا چاہیے۔ لیکن یہ بات اس لیے قابل قبول نہیں یعنی جنسی تبدیلی کے فوراً بعد ہی ان کا نکاح ختم ہو جائے گا؛ اس لیے کہ خاوند بیوی کا نکاح ابتدائی طور پر تو صحیح تھا لیکن جنسی تبدیلی کا ارتکاب کر کے اس نے حرام کام کا ارتکاب کیا ہے لیکن اسے صحیح نکاح کو عیب کی وجہ سے فسخ قرار دینے پر قیاس نہیں کیا جا سکتا؛ کیونکہ جس آدمی میں یہ جنسی تبدیلی کا عیب پایا جائے اسے تو ابتدائی طور پر ہی نکاح کی اجازت نہیں تو اس عیب کی موجودگی میں کیسے اس کو برقرار رکھا جا سکتا ہے؟

لیکن یہاں یہ فرق کرنا ضروری ہے کہ ابتدائی طور جنسی تبدیلی والے کو نکاح کرنا اس لیے منع ہے کہ وہ حقیقت میں اپنی ہم جنس سے ہی نکاح کرے گا؛ کیونکہ جنسی تبدیلی سے صرف ظاہری تبدیلی ہی ہوتی ہے حقیقت میں انسان اپنی اصلی جنس میں ہی رہتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اس کو پیدا کیا ہے۔ اگر وہ مرد تھا اور جنسی تبدیلی سے بظاہر عورت بن گیا ہے تو وہ کسی مرد سے شادی کر کے لواطت کا ارتکاب کرے گا کیونکہ وہ حقیقت میں مرد ہی ہے اور اگر جنسی تبدیلی کرانے والی عورت تھی تو وہ حقیقت میں اپنی ہم جنس یعنی عورت سے ہی شادی کرے گی جسے عربی زبان میں سحاق یا انگلش میں same sex marriage کہتے ہیں اور یہ حرام ہے کیونکہ یہ نکاح مثلی ہے۔ لیکن ایک مرتبہ جب صحیح نکاح ہو چکا ہے تو پھر خاوند بیوی میں سے خاوند نے جنسی تبدیلی کروائی ہے تو اب وہ جنسی تبدیلی سے اپنی اصلی جنس سے تبدیل ہوا ہی نہیں بلکہ وہ حقیقت میں مرد کی عورت سے ہی شادی ہے جس میں شرعاً کوئی قباحت نہیں، ہاں البتہ شریک حیات کو مصلحت کی بنا کر نکاح کے فسخ کا اختیار ہوگا۔ اسی طرح اگر جنسی تبدیلی کروانے والی بیوی ہے تو وہ حقیقت میں عورت ہی ہے اور اس کی شادی مرد سے ہی ہے جس میں کوئی قباحت نہیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ جنسی تبدیلی والے کی ابتدائی طور پر اس لیے شادی منع ہے کہ وہ اپنی ظاہری جنس کے مخالف جنس میں شادی کرے گا تو حقیقت میں اپنی ہم جنس سے ہی شادی کرے گا جو کہ نکاح مثلی ہے اور وہ حرام ہے۔ لیکن ایک مرتبہ صحیح نکاح ہو چکا ہو پھر خاوند بیوی میں کوئی جہالت یا کسی اور سبب سے جنسی تبدیلی کروائے تو صرف جنس کی تبدیلی سے نکاح از خود (Automatically) فسخ نہیں ہو جاتا، کیونکہ ایسی جراحت (Surgery) سے انسان کی اصل جنس تبدیل نہیں ہوتی اور خاوند

Al Baṣīrah, Department of Islamic Studies, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

بیوی کی جنسی تبدیلی کے بعد بھی وہ شرعی نکاح سمجھا جائے گا اور برقرار رہے گا۔ البتہ نکاح کے اہم مقاصد میں سے انجاب اولاد کا مقصد فوت ہونے کی وجہ سے شریک حیات کو نکاح کے فسخ کا اختیار ہوگا۔

اسی طرح ایک مرد اگر جراحت (Surgery) کروا کر عورت بن جاتا ہے (لیکن حقیقت میں وہ مرد ہی ہے) اور اپنے اس فعل پر پشیمان بھی ہے اور وہ کسی عورت سے ہی شادی کرتا ہے اور وہ عورت اس کی جراحت (Surgery) والی صورت کو جانتی ہے تو ایسی شادی میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ ایسا نکاح نکاح مثلی نہیں بلکہ شرعی نکاح ہے۔

10. نتائج

اس تحقیق کے نتائج درج ذیل ہیں:

- جنسی تبدیلی میں ہونے والی جراحت (Surgery) دو طرح کی ہے: جسم میں پائے جانے والے مرد و عورت کے اعضا جو کہ مختلف کمیت میں ہوتے ہیں ایسے جسم کو اس عیب سے پاک کرنے اور اسے اپنی اصلی خلقت میں لانے کے لیے جو جراحت (Surgery) ہوتی ہے اسے تصحیح کی جراحت (Surgery) کہتے ہیں، اس جراحت (Surgery) کے جواز کی مختلف شرائط ہیں جن کی موجودگی میں وہ جائز ہے۔
- جس جراحت (Surgery) سے ایک جنس کو دوسری جنس میں تبدیل کیا جاتا ہے اسے تغییر الجنس کی جراحت (Surgery) کہتے ہیں اور یہ جائز نہیں؛ کیونکہ اس میں شریعت کی خلاف ورزی پائی جاتی ہے۔
- جنس کی تبدیلی کے مختلف عوامل ہیں جن میں سے اہم محرک جنسی شناخت میں پایا جانے والا اضطراب ہے۔
- جنس تبدیلی کی جراحت (Surgery) سے انسان کی اصل جنس حقیقت میں برقرار رہتی ہے اس میں کوئی تبدیلی واقع ہوتی۔
- صحت مند مرد یا عورت اگر جنسی تبدیلی کرائے تو ابتدائی طور پر انہیں نکاح کرنا جائز نہیں؛ کیونکہ وہ اپنی ظاہری جنس کے مخالف جنس سے شادی کرتا ہے جسے نکاح مثلی کہا جاتا ہے۔

OPEN ACCESS cc BY NC Al Baṣīrah, Department of Islamic Studies, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

- البتہ جنسی تبدیلی اگر صحیح نکاح کے بعد خاوند بیوی میں سے کسی ایک نے کروائی ہے تو مصلحت کی بنا پر شریک حیات کو نکاح فسخ کرنے کا اختیار دیا جائے گا۔اس صورت میں نکاح از خود فاسخ قرار نہیں پاتا۔

Al Basīrah, Department of Islamic Studies, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

Bibliography:

1. Al-Qur'ān,
2. Ibn Faris. *Maqāyīs al-Lughah*. Beirut: Dār al-Fikr, 1399 AH, p. 213.
3. Ibn Manẓūr. *Lisān al-ʿArab*. 3rd ed. Beirut: Dār Ṣādir, 1414 AH. Vol. 1, p. 586.
4. Kanaan, Ahmad Muhammad. *Mawsūʿah ṭibbiyyah fiqhiyyah*. 3rd ed. Presented by Muhammad Haytham Khayyāt. Dār al-Nafā’is, 2010, 234.
5. Majmūʿah min al-aṭibbā. *Al-Mawsūʿah al-Ṭibbiyyah al-Ḥadīthah*. Miṣr: Mu’assasat Sijil al-ʿArab, n.d., 5:982.
6. Rāzī, Zayn al-Dīn Abū ʿAbd Allāh Muḥammad bin Abū Bakr. *Mukhtār al-Ṣiḥāḥ*. Beirut: Maktabah ʿAṣrīyah, Dār Namūdhajīyah, n.d., 1:232.
7. Shinqīṭī, Duktur Muḥammad bin Muḥammad Mukhtār. *Aḥkām al-Jarāḥah al-Ṭibbiyyah wa al-Āthār al-Mutarattibah ʿAlayhā*. 3rd ed. Imārāt: Maktabah Ṣaḥābah, 1424 AH, 199.
8. Ibn Qudāmah, Muwaffaq al-Dīn ʿAbd Allāh bin Aḥmad. *Al-Mughni*. Dimashq: Maktabah al-Qāhirah, 1968, 6:336.
9. *Mawsūʿah Fiqhiyyah Ṭibbiyyah*, 394.
10. Sarakhsī, Shams al-A’immah Muḥammad bin Aḥmad. *Al-Mabsūṭ*. Beirut: Dar al-Ma‘rifah, 1993, 30:103.
11. Nawawī, Abū Zakariyyā Yaḥyā bin Sharaf. *Rawdat al-Ṭālibīn wa ʿUmdat al-Muftīn*. Beirut: Maktabah Islāmī, 3rd ed., 1991, 1:78.
12. Dr. Muhammad Ali Bar. "The Doctor’s Etiquette and Jurisprudence." Consultant for internal diseases, King Abdulaziz University, Jeddah. 1969.
13. Zuhayr Aḥmad Subāʿī, and Muḥammad ʿAlī Bār. *Al-Ṭabīb Adabuhu wa Fiqhuhu*. Beirut: Dār al-Shāmiyyah, n.d., 327.
14. Muḥammad Muṣʿab. "Tabdīl-i Jins: Ḥaqīqat, Mafāsid aur Sharʿī Aḥkām." *Māh-Nāmah Dār al-ʿUloom* 6:96 (2012): 16-27.
15. Miftāḥ Būshiyyah, Muḥammad Fatḥī. *Jarāḥāt al-Dhukūrah wa al-Unūthah fī Ḍaw’ al-Ṭibb wa al-Fiqh al-Islāmī*. Fayūm: Dār al-Falāḥ, n.d., 480.
16. Al-Nishāpūrī. *Al-Musnad al-Ṣaḥīḥ*, Kitāb al-Īmān, Bāb Qawl al-Nabī ṣallā Allāhu ʿalayh wa sallam, Numbār 102.
17. Al-Bukhārī, Muḥammad bin Ismāʿīl. *Al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ*. Edited by Muḥammad Zuhayr. 1st ed. Dār Ṭawq al-Najāh, n.d., 7:159, Ḥadīth 5885.

Al Baṣīrah, Department of Islamic Studies, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

18. Subkī, Tāj al-Dīn ʿAbd al-Wahhāb bin ʿAlī. *Al-Ashbāh wa al-Nazāʾir*. Edited by ʿĀdil Aḥmad ʿAbd al-Mawjūd and ʿAlī Muḥammad Maʿwidh. 1st ed. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 1411 AH, 1:45.
19. Al-Suyūṭī, Jalāl al-Dīn ʿAbd al-Raḥmān bin Abī Bakr. *Al-Ashbāh wa al-Nazāʾir fī al-Furūʿ*. Beirut: Dār al-Fikr, n.d., 60.
20. Ibn Najīm, Zayn al-Dīn bin Ibrāhīm. *Al-Ashbāh wa al-Nazāʾir ʿalā Madhhab Abī Ḥanīfah*. Edited by Muḥammad Muṭīʿ Ḥāfiẓ. 1st ed. Damascus: Dār al-Fikr, 1403 AH, 94.
21. "Islam Web, Markaz al-Fatwa, Fatwa No. 251383." Almosleh. www.almosleh.com.
22. Al-Qur'ān, al-Aʿrāf: 80-81.
23. Al-Bayhaqī, Ahmad ibn Husayn. *Sunan al-Kubrā*. Edited by Muhammad Fuad Abd al-Qadir. 3rd ed. Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, 2003, 8:406, Ḥadīth no. 17033.
24. Abū Dāwūd. *Sunan Abī Dāwūd*, Kitāb al-Ḥudūd, Bāb Fīmān ʿAmila ʿAmal Qawm Lūṭ. 4:158, Ḥadīth no. 4462.
25. Ibn Mājah, Muḥammad ibn Yazīd. *Sunan*. Edited by Muhammad Fuad. Beirut: Dār Iḥyā al-Kutub, Kitāb al-Ḥudūd, Bāb Man ʿAmila ʿAmal Qawm Lūṭ. 2:856, Ḥadīth no. 2562.
26. Al-Sarakhsi, Muḥammad ibn Aḥmad. *Al-Mabsūṭ*. Beirut: Dar al-Maʿrifah, 1409 AH, 5:95.
27. Al-Kāsānī, ʿAlāʾ al-Dīn Abū Bakr ibn Masʿūd. *Badāʾiʿ al-Ṣanāʾiʿ fī Tartīb al-Sharāʾiʿ*. Edited by Muhammad Adnan Yasin Darwish. 1st ed. Beirut: Dar Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī, 1419 AH, 2:639.
28. Al-Māwardī, Abū al-Ḥasan ʿAlī ibn Muḥammad. *Al-Ḥāwī al-Kabīr fī Fiqh Madhhab al-Imām al-Shāfiʿī*. Edited by ʿĀdil Aḥmad, ʿAlī Muḥammad. 1st ed. Beirut: Dar al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 1414 AH, 9:340.
29. Al-Nawawī, Yaḥyā ibn Sharaf. *Rawdat al-Ṭālibīn*. Edited by ʿĀdil Aḥmad, ʿAlī Muḥammad. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah,

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)